255

# نوحہ شہزادہ علی اصغرؑ

ماں کیسے نہ ہو آج پریشاں علی اصغرؑ
مہمان ہے جھولے کا میری جاں علی اصغرؑ

لوری کی صدا پر بھی بہلتے نہیں بیٹا
میں جان گئی ماں ہوں ترا کیا ہے ارادہ
بیتاب ہو تم جانے کو میداں علی اصغرؑ

پانی کا بہانہ نہ کرو سوکھی زباں سے
کرتے ہو طلب اذنِ وغا دکھ بھری ماں سے
کیا سچ نہیں یہ بات کہو ہاں علی اصغرؑ

سوئے نہیں اکبرؑ کی اذاں سن کے سحر سے
تلوار تصور میں ہی باندھی ہے کمر سے
اس جذبۂ نصرت پہ میں قرباں علی اصغرؑ

اچھا میں سپاہی سا بنا دوں تمہیں آؤ
آداب لڑائی کے سکھا دوں تمہیں آؤ
ٹھہرو کروں دَم آیتِ قرآں علی اصغرؑ

ہے دھوپ کڑی سر پہ عمامہ تو سجا دوں
سوکھی ہے زباں اشک کی دو بوند پلا دوں
اللہ تمہارا ہے نگہباں علی اصغرؑ

نو لاکھ کے لشکر سے ارادہ ہے وِغا کا
تو نے تو ابھی گھٹنیوں چلنا بھی نہ سیکھا
میدان میں ہے تیروں کا طوفاں علی اصغرؑ

اے ننھے مجاہد میرے اے پیاسے دلاور
معلوم ہے گردن ہے تری تیروں کی زد پر
وہ دیکھ سکینہؑ بھی ہے گریاں علی اصغرؑ

اماں اسے روکو یہ سکینہؑ کی فغاں ہے
یہ جاتا ہے میداں میں لبوں پر میری جاں ہے
اماں میرے جینے کا ہے ساماں علی اصغرؑ

ریحانؔ صدا دیتی تھی یہ مادرِ مضطر
پھیلائے ہوئے ہاتھوں کو بیٹھی ہوں میں در پر
آجا کہ ہوئی شامِ غریباں علی اصغرؑ